۵۔ میرا بیٹا میرا بینک

ڈاکٹر شہاب الدین پٹھان

پہلی بات : آپ بیتی ایک نثری صنف ہے۔ اسے خودنوشت بھی کہتے ہیں۔ اس میں مصنف اپنی زندگی کے قابلِ ذکر واقعات کو دلچسپ انداز میں پیش کرتا ہے۔ آپ بیتی میں زندگی کے حقائق دیانت داری کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ آپ بیتی لکھتے وقت بعض مصنّفین فکشن یا کہانی کا اسلوب اپناتے ہیں تو بعض لوگ سیدھی سپاٹ نثر میں اسے پیش کر دیتے ہیں۔ اُردو کے نثری ادب میں کئی آپ بیتیاں مشہور ہوئیں مثلاً جعفر تھانیسری کی ’کالا پانی‘، خواجہ حسن نظامی کی ’آپ بیتی‘، ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کی ’گرد ِراہ‘، جوش کی ’یادوں کی برات‘، سیّد ابوالحسن علی ندوی کی ’کاروانِ زندگی‘، اختر الایمان کی ’اس آبادخرابے میں‘ اور وزیر آغا کی ’شام کی منڈیر سے‘ وغیرہ۔ اُردو میں ’سوانح نگاری‘ بھی ایک صنف ہے اور ’خودنوشت‘ سے ملتی جلتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ دوسروں کے احوالِ زندگی جس کتاب میں لکھے جاتے ہیں وہ سوانح نگاری کے ذیل میں آتی ہے اور مصنف خود اپنے حالاتِ زندگی جس کتاب میں بیان کرتا ہے وہ خودنوشت یا آپ بیتی کہلاتی ہے۔ ذیل کا سبق ڈاکٹر شہاب الدین نورمحمد پٹھان کی آپ بیتی ’ضربِ سنگ تراش‘ سے لی گئی ہے۔

جان پہچان : ڈاکٹر شہاب الدین نورمحمد پٹھان یکم مئی ۱۹۴۹ء کو پمپری جلسین، ضلع احمد نگر کے ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام نورمحمد تھا۔ انھوں نے نہایت غربت کی حالت میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ اپنے شوق میں وہ یکے بعد دیگرے تعلیم کے مدارج طے کرتے گئے جس کی بدولت انھیں ملازمت بھی ملی اور اپنی تعلیمی قابلیت کی وجہ سے وہ راشٹر سنت تکڑو جی مہاراج ناگپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی بنے۔ اتنے بڑے عہدے پر پہنچنے کے لیے نہ ان کی غریبی رکاوٹ بنی نہ ان کی دیہی زندگی آڑے آئی۔ وہ دنیا بھر کے کئی اداروں سے بھی وابستہ رہے۔ انھوں نے علمِ نباتات پر مراٹھی اور انگریزی میں کئی نصابی کتابیں لکھی ہیں۔

اس زمانے میں ہم کاڑے کے باڑے میں کرائے کے ایک مکان میں رہا کرتے تھے۔ کاڑے کے بہت سے گھر تھے۔ ان لوگوں نے اپنے کھیتوں ہی میں پکّے مکانات تعمیر کر لیے تھے اور وہیں جا کر رہنے لگے تھے۔ لوگ اسے کاڑے کی بستی کے نام سے پکارتے تھے۔ کاڑے صاحب کے چار حصّوں والے گھر میں ہم رہا کرتے تھے۔ وہ باڑا بہت پرانا اور بوسیدہ ہو گیا تھا۔ جس گھر میں ہم رہتے تھے، اس کے پچھلے حصّے کا ایک ٹکڑا گر گیا تھا۔ دیگر حصّوں میں بھی مٹّی گرتی رہتی تھی۔ والدہ کہتی تھیں کہ ایک دن بہت بڑا سانپ گھر میں نکل آیا۔ والدہ کی چیخ پکار پر لوگ جمع ہوئے اور سانپ کو مار ڈالا۔ ہمیں ایسے بوسیدہ اور پرانے مکان میں رہنے کی عادت ہو گئی تھی۔

ستارا کے زلزلے کے ڈر سے میں پچھلے آٹھ دنوں سے گاؤں میں ہی ٹھہرا ہوا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میں گھر کے پچھلے حصّے میں کروٹیں بدل رہا تھا۔ نیند آنکھ سے اوجھل ہو چکی تھی۔ اسی اثنا میں پڑوس میں رہنے والی نانو خالہ آ گئیں۔ وہ میری والدہ کی ہم عمر تھیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ روزانہ دوپہر میں والدہ کے ساتھ گپ شپ کرنے کے لیے آ جایا کرتی تھیں۔ گھر میں چاروں طرف دیکھ کر وہ کہنے لگیں، ”شاید شابا سو گیا ہے؟“ میری والدہ مجھے پیار سے ’شابا‘ کہا کرتی تھیں۔ مجھے سویا ہوا سمجھ کر وہ دونوں باتیں کرنے لگیں۔ میں نیند کا ڈھونگ کر کے ان کی باتیں سنتا رہا۔

نانو خالہ والدہ سے کہنے لگیں، ”تمھارے گھر کا حال مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ بارش میں یہ کتنا ٹپکتا ہے! تم کہاں کہاں برتن

رکھ کر بارش کے پانی سے گھر کی حفاظت کروگی؟ تمھیں اب نیا مکان بنوا لینا چاہیے۔ شابا کے ابو مستری ہیں، وہ دوسروں کے کتنے عمدہ گھر بناتے ہیں، تم اپنا گھر کب بنوا رہی ہو؟''

والدہ نے کہا، ہاں! میں نیا مکان ضرور بنواؤں گی۔'' یہ سن کر خالہ فوراً بولیں، ''سنو! نیا مکان تعمیر کرنے کے لیے کیا روپے نہیں لگتے؟ کیا تم نے اتنے روپے جمع کر رکھے ہیں؟''

اس پر والدہ نے کہا، ''ہاں ہیں میرے پاس روپے۔'' والدہ کی اس بات پر میں چونک پڑا۔ ستارا جانے کے لیے کرائے کی رقم نہیں تھی اسی لیے پچھلے آٹھ دنوں سے میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ماں کہہ رہی تھی کہ ہاں! ہیں میرے پاس روپے۔ میں حیران تھا اسی لیے ان کی باتیں دھیان سے سننے لگا۔

نانو خالہ نے حیرت سے پوچھا، ''کتنے پیسے ہیں تمھارے پاس؟ اور تم نے وہ کہاں رکھ چھوڑے ہیں؟ اس سے پہلے تم نے مجھ سے تذکرہ کیوں نہیں کیا؟'' یہ سن کر والدہ نے نہایت سنجیدہ لہجے میں جواب دیا، ''میرے پاس روپے ہیں لیکن وہ بینک میں رکھے ہوئے ہیں۔''

یہ سن کر میں بھی چونک پڑا۔ میری نیند اُڑ گئی۔ مجھ سے زیادہ حیرانی نانو خالہ کو ہوئی۔

''روپے بینک میں رکھے ہیں! ارے واہ! بھلا کتنے روپے؟ اور کون سے بینک میں رکھے ہیں؟'' نانو خالہ والدہ کا جواب سننے کے لیے بے چین تھیں۔

والدہ نے کہا، ''دیکھو نانو بائی! پیچھے جو میرا لڑکا سویا ہوا ہے نا، میں اسے پڑھا رہی ہوں۔ پڑھ لکھ کر بڑا ہوگا تو اسے نوکری ملے گی۔ نوکری ملنے پر اس کی تنخواہ میں سے پیسے لوں گی اور نیا مکان بنواؤں گی۔ اری دیوانی! میرا بیٹا ہی تو میری بینک کی بچت ہے۔''

والدہ کا جواب سن کر نانو خالہ چلی گئی تھیں۔ میں اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس بات پر مجھے آج بھی حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں میری والدہ جو اَن پڑھ تھیں، انھیں کیا پتا کہ بینک کیا چیز ہے؟ میں کالج کی تعلیم چھوڑ کر اپنا ہی نقصان کروں یہ تو بڑی نامناسب بات ہے۔ اب چاہے جو بھی ہو، مجھے کالج جانا چاہیے، پڑھائی کرنا چاہیے۔ مجھے اچھّے نمبرات سے کامیاب ہو کر نوکری حاصل کرنا ہوگی اور والدہ کے لیے مکان بنوانا ہوگا۔ اس خیال سے میں روہانسا ہو گیا۔ میری نیند اُڑ چکی تھی۔ کرائے کے پیسے نہیں ہیں تو کیا ہوا، میں پیدل ہی ستارا چلا جاؤں گا۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں اب نہیں رُکوں گا۔ میں نے اپنی والدہ سے کہہ دیا کہ میں شام میں ستارا کے لیے روانہ ہو جاؤں گا۔ والدہ نے سمجھایا کہ ''رات میں کہاں ٹھہرو گے، اب صبح جانا۔''

میرے ایک دوست اشوک نے اپنی مزدوری کی رقم سے مجھے دس روپے دیے۔ اس رقم سے میں پونہ پہنچا۔ ہمارے گاؤں کے ایک پولس پوپٹ راؤ کدم وہاں رہتے تھے۔ ان سے بیس روپے لے کر سیدھا ستارا پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر پڑھائی میں مصروف ہو گیا۔ مجھے چین کہاں تھا؟ مجھ پر جب کبھی نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو والدہ کے جملے میرے کانوں میں گونجنے لگتے، ''میرا بیٹا ہی میری بینک کی بچت ہے''

گزشتہ دنوں میں نے اپنی والدہ کے لیے مکان تعمیر کروایا۔ وہ انھیں بہت پسند آیا۔ میں خوش تھا کہ میری کوششوں سے والدہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ آج والدہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ہم اس گھر کو 'ماں کا گھر' کہتے ہیں۔

معنی و اشارات

بوسیدہ	پرانا	Decayed, old
اوجھل ہونا	غائب ہونا	Become invisible
گپ شپ	بات چیت	Light conversation
چونک پڑنا	غفلت سے ہوشیار ہونا	Startle
نیند اُڑنا	نیند نہ آنا	Have one's sleep broken
روہانسا	رونے کے قریب	Tearful
غلبہ ہونا	حملہ ہونا	Sway supremacy
خواب شرمندۂ تعبیر ہونا	خواب سچ ہونا	Dream to become true

مشق

❂ جملوں میں استعمال کیجیے۔

چیخ پکار ، اوجھل ہونا ، گپ شپ ، نیند اڑنا ، چونک پڑنا، غلبہ ہونا

❂ واحد یا جمع لکھیے ۔

مکان ، وقت ، اولاد ، روپے ، پیسے ، رقم ، نمبرات ، بستی

❂ دیے ہوئے بیانات کی صحیح وجہ تلاش کر کے لکھیے ۔

ا۔ گھر کے پچھلے حصے کا ایک ٹکڑا گر گیا تھا۔
(الف) مکان بہت پرانا اور بوسیدہ ہوگیا تھا۔
(ب) مکان میں بہت بڑا سانپ نکل آیا تھا۔
(ج) مکان نئے سرے سے تعمیر کرنا تھا۔

۲۔ مصنف پچھلے آٹھ دنوں سے گاؤں میں ٹھہرا ہوا تھا۔
(الف) ستارا واپسی کے لیے کرایہ نہ تھا۔
(ب) ستارا واپس جانا ہی نہیں چاہتا تھا۔
(ج) ستارا کے زلزلے سے ڈر رہا تھا۔

7A5B1E

❂ غلط بیان کی نشاندہی کیجیے۔

(الف) ا۔ نانو خالہ مصنف کی والدہ کی بہن تھیں۔
۲۔ نانو خالہ مصنف کی والدہ کی ہم عمر تھیں۔
۳۔ نانو خالہ مصنف کی پڑوسن تھیں۔

(ب) ا۔ مصنف پیدل ہی ستارا چلا گیا۔
۲۔ مصنف اشوک کے دس روپے میں پونہ پہنچا۔
۳۔ مصنف پوپٹ راؤ کدم کے بیس روپے میں ستارا پہنچ گیا۔

❂ درج ذیل فقروں کے لیے صرف ایک لفظ لکھیے ۔

ا۔ والد اور والدہ – ....
۲۔ گھر کا آس پاس – ....
۳۔ جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو – ....
۴۔ رونے کے قریب ہو گیا – ....

❂ مصنف کے گھر کا حال بیان کیجیے۔

❂ ''میرا بیٹا ہی تو میری بینک کی بچت ہے۔'' اس جملے کی وضاحت کیجیے۔

❂ مصنف اچھے نمبرات سے کامیاب ہو کر نوکری حاصل کرنا چاہتا تھا۔اس خیال کے بارے میں اپنی رائے لکھیے ۔

❂ اس گھر کو 'ماں کا گھر' کہتے ہیں۔وجہ لکھیے ۔

> کسی انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم چیز عمل کا جذبہ ہے۔
> آدمی کے اندر عمل کا جذبہ پیدا ہو جائے تو اس کے اندر کی سوئی ہوئی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔